کل بنڈل وقت پر نہ آنے کی وجہ سے الفضل تقسیم
نہ ہو سکا۔ ماسٹر محمد ابراہیم نگران ایجنسی لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۳

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر — روشن دین تنویر

یوم جمعہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۱۸ ظہور ۱۳۴۶ ہش — ۱۰ جمادی الاول ۱۳۸۷ھ — ۱۸ اگست ۱۹۶۷ء	نمبر ۱۸۴

اخبارِ احمدیہ

—۔ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل تحریر فرماتے ہیں:۔
علمی تقریروں کا جو اجلاس مورخہ ۱۹ اگست کے لئے مقرر کیا گیا تھا جس کا الفضل میں اعلان ہو چکا ہے۔ اس کی تاریخ ملتوی کی جاتی ہے۔ آئندہ تاریخ کا اعلان حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کے ربوہ تشریف فرما ہونے کے بعد ہوگا انشاء اللہ

—۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے والد محترم چوہدری عظمت اللہ صاحب کی صحت آہستہ آہستہ اچھی ہو رہی ہے۔ لیکن ایک پتھری جو کہ پتہ کی نالی میں چلی گئی تھی اس کی وجہ سے ایک ٹیوب پیٹ میں لگانا پڑی ہے۔ یہ پتھری اندازاً دو ہفتہ بعد نکلے گی۔ کمزوری بہت ہو گئی ہے۔

احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے خاص فضل اور رحم سے جلد شفا عطا فرمائے۔
خاکسارہ ڈاکٹر فہمیدہ عظمت فضل عمر ہسپتال ربوہ

—۔ مکرم سید محمد لطیف صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر بیت المال ربوہ کو چند دنوں سے بخار ہے جس کے باعث کمزوری زیادہ ہو گئی ہے۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (سردار عبدالحق شاکر واقف زندگی ربوہ)

—۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ موسمی تعطیلات کے بعد ۲ ستمبر ۱۹۶۷ء کو کھل رہا ہے۔ جماعت دہم کے طلباء ۲۶ اگست کو صبح ۷½ بجے حاضر ہو کر امتحان میں شامل ہوں گے۔ نیز وہ تمام طلباء جو جماعت دہم میں داخلہ لینے کے خواہشمند ہیں وہ بھی مذکورہ امتحان میں شریک ہوں گے
(ہیڈ ماسٹر)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دعا اسم اعظم ہے اس کے سامنے کوئی چیز اَن ہونی نہیں

کوئی کیسا ہی معصیت میں غرق ہو دعا اسے بچا سکتی ہے

"دعا ایسی چیز ہے کہ خشک لکڑی کو بھی سرسبز کر سکتی ہے اور مُردہ کو زندہ کر سکتی ہے اس میں بڑی تاثیریں ہیں جہاں تک قضاء و قدر کے سلسلہ کو اللہ تعالےٰ نے رکھا ہے کوئی کیسا ہی معصیت میں غرق ہو دعا اس کو بچا لے گی۔ اللہ تعالےٰ اس کی دستگیری کرے گا اور وہ خود محسوس کرلے گا کہ میں اب اَور ہوں۔ دیکھو جو شخص مسموم ہے کیا وہ اپنا علاج آپ کر سکتا ہے؟ اس کا علاج تو دوسرا ہی کرے گا۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے تطہیر کے لئے یہ سلسلہ قائم کیا ہے اور مامور کی دعائیں تطہیر کا بہت بڑا ذریعہ ہوتی ہیں۔

دعا کرنا اور کرانا اللہ تعالےٰ کے اختیار میں ہے۔ دعا کے لئے جب درد سے دل بھر جاتا ہے اور سارے حجابوں کو توڑ دیتا ہے اس وقت سمجھنا چاہیئے کہ دعا قبول ہو گئی۔ یہ اسم اعظم ہے۔ اس کے سامنے کوئی اَن ہونی چیز نہیں ہے۔ ایک خبیث کے لئے جب دُعا کے ایسے اسباب میسر آ جائیں تو یقیناً وہ صالح ہو جاوے اور بغیر دعا کے وہ اپنی توبہ پر بھی قائم نہیں رہ سکتا۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۳۱، ۱۳۲)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۲۱ اگست کی صبح کو کراچی پہنچیں گے

مکرم پرائیویٹ سکرٹری صاحب لنڈن سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز یورپ کا دورہ مکمل کرنے کے بعد انشاء اللہ ۲۱ اگست بروز پیر صبح بذریعہ ہوائی جہاز کراچی تشریف لاویں گے۔

دوست حضور کی بخیریت واپسی اور اپنے جملہ مقاصد میں کامیابی کیلئے خاص طور پر دعا کریں
(قائمقام وکیل اعلیٰ)

مسعود احمد جہلمی ... ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۸ اگست ۱۹۶۷ء

امن کے قیام کے لئے آٹھ اسلامی احکام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے زیورک (سوئٹزرلینڈ) میں ایک ظہرانہ کی تقریب میں جس میں سات ملکوں کے سفیر اور دیگر سفارتی نمائندے اور سوئٹزرلینڈ کے سربرآوردہ اصحاب نے شمولیت فرمائی ایک نہایت اہم تقریر فرمائی۔ جو الفضل ۹/۸/۶۷ میں شائع ہو چکی ہے۔ چونکہ یہ تقریر نہایت اہم ہے۔ یہاں ہم اس تقریر کے بعض حصے بطور یاد دہانی دوبارہ نقل کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔

"میں سمجھتا ہوں کہ مذہب کو حقوق انسانی کی حفاظت کرنی چاہیئے اور دنیا میں جتنے مذہب ہیں۔ وہ ایک حد تک ان حقوق کی حفاظت کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اسلام نے ان حقوق کی جس رنگ میں حفاظت کی ہے۔ کسی اور مذہب نے نہیں کی۔ اسلام صرف انسانی حقوق کی حفاظت نہیں کرتا بلکہ مخلوق میں سے ہر چیز کے حقوق کی حفاظت کرتا ہے۔ بڑی وسعت اس مذہب میں ہے۔ ایک دو مثالیں دیتا ہوں۔ تا آپ میری بات کو اچھی طرح سمجھ سکیں۔ اسلام نے غذا کے حقوق کی حفاظت کی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کھانا ضائع نہیں کرنا، اپنی پلیٹ میں اتنا کھانا ڈالو جو ختم کر دو اور کھا لو۔ امریکہ میں اتنا کھانا ضائع ہوتا ہے کہ ماہرینِ اقتصادیات نے اندازہ لگایا ہے کہ اس کھانے کے ساتھ سارے یورپ کا پیٹ بھرا جا سکتا ہے۔ اسلام نے ایک لقمہ ضائع کرنے سے بھی منع کیا ہے۔ پس اسلام نے غذا کے حق کو قائم کیا ہے۔ دوسری مثال سڑکیں ہیں جن پر ہم چلتے ہیں۔ ان کے حق کو بھی اسلام نے تسلیم کیا ہے اور حکم دیا ہے کہ سڑک کو صاف رکھو۔ یہ وہ حق ہے جو انسان کا سڑک پر اور سڑک کا انسان پر ہے اور اسلام نے ان باہمی حقوق کی حفاظت کی ہے۔ تو ہزارہا قسم کے حقوق جو انسان کے انسان پر یا دوسری اشیاء کے انسان پر یا انسان کے ان اشیاء پر ہیں۔ ان کی وضاحت کے ساتھ اسلام حفاظت کرتا ہے۔ انسان کے انسان پر جو حقوق ہیں ان میں سے سب سے بڑا بنیادی حق یہ ہے کہ امن کے ساتھ انسان زندگی گزارے۔ اسلام امن کا مذہب ہے اور امن کو قائم کرتا ہے۔ سینکڑوں احکام اس سلسلہ میں قرآن کریم اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں پائے جاتے ہیں۔" (الفضل ۹ اگست ۱۹۶۷ء)

اس کے بعد آپ نے اسلام کے آٹھ احکام جو دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے ضروری ہیں بیان فرمائے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:۔

"میں مختصراً آٹھ بنیادی احکام کا ذکر کروں گا

(۱) مذاہب میں اچھے تعلقات قائم کرنا اسلام کے نزدیک ضروری ہے قرآن کریم نے اعلان کیا۔

وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ

اس لئے ہر مذہب کے رسول کی مسلمان عزت اور احترام کرتا ہے۔ اور اس وجہ سے اسلام صلح و امن کی فضا پیدا کرتا ہے۔

۲۔ دوسرے اسلام اس بات سے روکتا ہے کہ دوسرے مذاہب کی قابلِ احترام ہستیوں یا ہدایتوں کو برا بھلا کہا جائے۔ اس پر اس قدر زور دیا ہے کہ بُت کو برا بھلا کہنا بھی برا سمجھا گیا ہے۔

۳۔ تیسرے اسلام مذہبی آزادی کو قائم کرتا ہے۔ قرآن مجید کہتا ہے۔ لَاۤ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ مذہب کا تعلق دل سے ہے اور کوئی ہتھیار خواہ وہ ایٹم بم ہی کیوں نہ ہو۔ دل کے خیالات کو بدلنے کے قابل نہیں۔

۴۔ چوتھے۔ اسلام رول آف لاء (Rule of Law) یعنی قانون کی حکومت کو قائم کرتا ہے۔

۵۔ پانچویں۔ بین الاقوامی تعلقات کو اخلاق کی بنیادوں پر اسلام نے قائم کیا ہے۔ اس لئے اسلام کے نزدیک کوئی طاقت خواہ روس جتنی بڑی خواہ امریکہ جتنی طاقت ور کیوں نہ ہو اسے Veto کا حق نہیں ملنا چاہیئے۔ بین الاقوامی تعلقات اخلاق پر مبنی ہونے چاہئیں اور کسی قوم کی طاقت زائد حقوق کا حقدار اسے نہیں بناتی۔

۶۔ چھٹے۔ اسلام کی نگاہ میں سب انسان برابر ہیں خواہ ان کا تعلق کسی مذہب سے ہو یا کسی ملک سے ہو یا کسی قوم سے ہو یا کسی رنگ سے ہو۔ قرآن کی نگاہ میں اور اللہ کی نگاہ میں سب برابر ہیں۔

۷۔ ساتویں۔ اسلام عدل کو قائم کرتا ہے۔ قرآن کہتا ہے لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤى اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى عدل کو مذہب کے ساتھ مربوط کر دیا ہے اور

۸۔ آٹھویں۔ اسلام کا حکم ہے۔ جب آپس میں معاہدات کرو تو ان کی پابندی کرو۔ معاہدات توڑنے کے نتیجہ میں بدامنی پیدا ہوتی ہے۔ صلح کی فضا قائم نہیں رہ سکتی۔" (ایضاً ص۳)

یہ آٹھوں احکام ایسے ہیں کہ اگر آج کی دنیا ان پر عمل کرنے کا تہیہ کرے۔ تو دنیا میں وہ امن قائم ہو سکتا ہے جس کی آرزو امن پسند لوگ کرتے ہیں۔ چاہئے کہ یو۔این۔او ان اسلامی احکام کو اپنا لے۔ اور ان کے مطابق کوشش کرے۔ انشاء اللہ اسے ضرور کامیابی ہوگی۔ ہم انشاء اللہ ان احکام کی مختصر تشریح آئندہ اداریوں میں کریں گے۔ (باقی)

"تشنہ روحوں کو پلا دو شربت وصل و بقا"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث حضرت مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ واطال اللہ عمرہ کی زبانِ مبارک پر یہ مصرع جاری ہوگیا۔ جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یورپ جانے کی تیاری فرما رہے تھے:۔ "تشنہ روحوں کو پلا دو شربتِ وصل و بقا"

خاکسار۔ غلام محمد اختر

ہر طرف پھیلے ہیں شرک و دہریت جہل و ریا
ہر طرف تاریکیاں ہیں ایک ہے نورِ ہدیٰ

آپ ہیں نسلِ مسیحا آپ ہی شمشاد ہیں
حضرتِ مہدی مسیحائے زماں کا ناقلہ

آپ دیں کی تمکنت اور حریت کا ہیں نور
دی خدا نے ہاتھ سے اپنے خلافت کی قبا

آپ پھیلائیں گے اب نورِ خدا چاروں طرف
پردۂ ظلمات کے دامن سے پھوٹیگی ضیا

آپ کو نصرت ملیگی آسماں سے بالضرور
کام ہے اس بارگہ کا جس نے بھیجا مصطفےٰ

عزم ہے فرزندِ فرزندِ مسیحائے زماں
جانبِ مغرب گیا ہے لے کے پیغامِ خدا

"آ رہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج"
عقل و دانش پائینگے واحد خدا کا آسرا

ہے دعا اختر کی تجھ پر رحمتیں برسا کریں
"تشنہ روحوں کو پلا دو شربتِ وصل و بقا"

اسلام امن اور سلامتی کا علمبردار ہے اور دنیا سے جنگ کا خاتمہ کرنا چاہتا ہے

وہ دلائل اور آسمانی نشانوں کے ساتھ دنیا میں صداقت کو قائم کرتا ہے

سوئٹزرلینڈ کی ایک استقبالیہ تقریب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی تقریر

مؤرخہ ۱۰ر جولائی ۱۹۶۷ء کو مسجد محمود زیورک (سوئٹزرلینڈ) میں مختلف استقبالیہ ایڈرسوں کے جواب میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو تقریر فرمائی اور جس کا الفضل مؤرخہ ۲۰ر جولائی میں بھی ذکر آ چکا ہے وہ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کی جاتی ہے۔ یہ تقریر مکرم عبدالمجید صاحب بیجیم نے ٹیپ ریکارڈر سے مرتب کی ہے اور مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد محمود زیورک نے برائے اشاعت بھجوائی ہے۔

تشہد اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:۔

اس وقت جو بھائی اور بہنیں یہاں جمع ہیں ان میں سے اکثر جرمن زبان جانتے ہیں۔ تھوڑے ہیں جو انگریزی جانتے ہیں اور بہت ہی تھوڑے ہیں جو وہ زبان جانتے ہیں جس میں مَیں اس وقت آپ سے بات کر رہا ہوں اور جس کا نام اُردو ہے۔ اگر مَیں جرمن زبان میں بات کر سکتا تو آپ کی زبان میں آپ سے گفتگو کرنے میں بڑی ہی راحت محسوس کرتا، لیکن چونکہ مَیں آپ کی زبان میں بات نہیں کر سکتا اس لئے

مَیں نے اس زبان کو انتخاب کیا ہے

جو کہ اس عظیم انسان کی زبان ہے جو اس دُنیا کو تباہی سے بچانے کے لئے اس زمانہ میں مبعوث کیا گیا ہے۔ مگر قبل اس کے کہ مَیں اُن مقاصد کی طرف مختصراً اشارہ کروں جن مقاصد کے حصول کے لئے مہدی موعود و مسیح موعود مبعوث ہوئے۔ مَیں بعض اور باتیں جن کا مختلف Addresses میں ذکر ہے بیان کروں گا بعض بھائیوں نے یہ ذکر کیا ہے کہ سوئٹزرلینڈ اور اسی طرح (اگرچہ نام نہیں لیا گیا) یورپ کے بعض دوسرے ممالک مسلمانوں کو بڑی خوشی سے اپنے ملک میں ملازمتیں دیتے ہیں اور مسلمان خاندان بڑی کثرت سے ان ممالک میں آباد ہیں۔ مَیں تمام اپنے مسلمان بھائیوں کی طرف سے آپ کے ملک کا اور دوسرے ممالک کا جو ہم سے ایسے ساتھ حسنِ سلوک کرتے ہیں ممنون ہوں، لیکن غیر ممالک میں جمع ہو جانے کی وجہ سے اور وقتی طور پر آباد ہو جانے کے نتیجہ میں بہت سے مسائل پیش آ گئے ہیں جن میں سے

ایک اہم مسئلہ

جس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے وہ مسلمان خاندانوں کے بچوں کو دینی تعلیم دینا اور صحیح تربیت کرنا ہے، مَیں بڑا خوش ہوں کہ ہمارے دوست نے اس طرف اشارہ کیا۔ اور مَیں آپ سب کو یقین دلاتا ہوں کہ اس مسئلہ پر غور کرنے کے بعد جو بھی ممکن ہو سکا بچوں کی تربیت اور تعلیم کے لئے کیا جائے گا۔ مَیں اپنے مسلمان بھائیوں کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ بات غلط ہے کہ قرآن کریم بچے سمجھ نہیں سکتے۔ اگر آپ قرآن کریم کا ترجمہ اس زبان میں کریں جس کو بچہ سمجھ سکے تو یقیناً وہ قرآن کریم سمجھنے لگ جائے گا جس طرح انگریزی کا ترجمہ جرمن لوگ نہیں سمجھ سکتے اسی طرح بڑوں کے لئے جو قرآن کریم کا ترجمہ ہے وہ بچے نہیں سمجھ سکتے لیکن جس طرح جرمن ترجمہ جرمن بولنے والے سمجھ سکتے ہیں، بچوں کی زبان میں جو انہیں بتایا جائے وہ بچے سمجھ جائیں گے۔

بچے کو اللہ تعالیٰ نے بڑا ذہین بنایا ہے

اور وہ علم کا بڑا شوق رکھتا ہے اس لئے وہ ماں باپ اور استادوں سے ہر وقت، ہر چیز اور معاملے کے متعلق سوال کرتا رہتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس کی فطرت میں علم کے حصول کا شوق پایا جاتا ہے۔ اگر آپ اس کی فطرت کو علم کے پانی سے سیر نہیں کرتے تو یہ اس کا قصور نہیں آپ کا قصور ہے۔ پس ہمارے لئے ضروری ہے کہ اس ملک میں رہنے والے سب مسلمان آپس میں مشورہ کریں اور ایسے ذرائع اختیار کریں جن کے نتیجہ میں بچہ قرآن کریم کی تعلیم کو سمجھنے لگے، قرآن کریم ایک عظیم نُور ہے جو بچے کے دل کو اسی طرح منور کرتا ہے جس طرح ایک بڑے کے دل کو۔ قرآن کریم میں علم کے سمندر موجزن ہیں، اس کے علوم کبھی ختم ہونے والے نہیں جس طرح پچھلے چودہ سو سال کے مسائل کو قرآن کریم نے حل کیا ہے آج بھی ہمارے مسائل کو قرآن کریم حل کرنے کی اہلیت رکھتا ہے لیکن ہم قرآن کریم پر فکر و تدبر کرنے کے بجائے دوسری طرف متوجہ ہو جاتے ہیں حالانکہ خود قرآن کریم نے ہمیں بتایا ہے کہ جب تک دعا اور تدبیر کو کمال تک نہ پہنچاؤ کامیابی حاصل نہیں کی جا سکتی۔

اس وقت یہ بھی سوال کیا گیا ہے کہ

جہاد کے متعلق

بھی کچھ کہا جائے، قرآن کریم کی زبان اور محاورہ میں جہاد، تدبیر اور دُعا کو اپنے کمال تک پہنچانے کو کہتے ہیں۔ جماعتِ احمدیہ کے بانی نے یہ اعلان کیا تھا کہ مَیں مہدی ہوں تا دُنیا سے جنگ کا خاتمہ کر دوں، اسلام اعلانِ جنگ نہیں کرتا صلح کو قائم کرتا ہے، امن کو پیدا کرتا ہے، انسان انسان کے درمیان محبت کے تعلقات کو قائم کرتا ہے۔ آپ لوگ جو اتنی دیر یہاں بیٹھے رہے صبر و تحمل کے ساتھ، تو یہ بھی آپ نے جہاد کیا ہے ایک قسم کا۔ اب یہاں کسی نے تلوار سے ایک دوسرے کی گردن تو نہیں کاٹی، اسلام نے طاقت کے استعمال کی صرف اس وقت اجازت دی ہے

جب کسی قوم کو یا مذہبی آزادی کو ختم کرنے کے لئے تلوار کا استعمال کیا جائے۔

اسلام نے اعلان کیا ہے کہ مَیں "اسلام" ہوں

اور اسلام کے معنے ہیں سلامتی کے اور سلامتی کو دُنیا میں قائم کرنے کے لئے یہ مذہب نازل ہُوا ہے۔ اسلام کے بانی حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے تیرہ سال انتہائی مظالم برداشت کئے مگر کسی پر ظلم نہیں کیا اور نہ دُکھ پہنچایا ہے۔ لیکن جب ظلم انتہاء کو پہنچ گیا اور مخالفین نے تلوار سے اسلام کو مٹانا چاہا تب اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کی کمزوری کے باوجود اُن کو تلوار کا تلوار سے مقابلہ کرنے کی اجازت دی۔ اُس وقت مسلمانوں میں مخالفین کا مقابلہ کرنے کی طاقت ہی نہیں تھی اگر صرف ان کو اپنی طاقت پر بھروسہ ہوتا تو کوئی ایک بھی مخالف کی تلوار سے نہ بچ سکتا، لیکن ان کو اپنے ربّ کے وعدہ پر پورا یقین تھا اور اسی لئے وہ باوجود کمزوری اور نامناسب حالات کے طاقت ور دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو گئے اور ان کے خدا نے وعدہ خلافی نہیں کی اور آسمان سے اُن کی فتح کے سامان پیدا کئے۔ ظلم اور طاقت کے غلط استعمال کے اسلام قطعاً خلاف ہے۔ جہاد کے وہ معنے جو بعض مغربی مستشرقین کرتے ہیں وہ قرآن کریم کی زبان کی رُو سے درست معلوم نہیں ہوتے ہمارے نزدیک

جہاد کے معنے

ہیں سب بنی نوع انسان کو خوش رکھنے کے لئے انتہائی جدوجہد کرنا اور اس کے معنے ہیں اپنے نفس اور رُوح کو شیطان کے وساوس سے بچانے کے لئے ہر ممکن تدبیر کرنا اور جہاد کے معنے ہیں پوری کوشش سے قرآن کریم کی تعلیم کو حاصل کرنا جو امن کی تعلیم ہے۔ پس اسلام دنیا میں جنگ جاری کرنے کے لئے نہیں بلکہ جنگوں کو روکنے کے لئے آیا ہے۔ اسلام کو طاقت کی ضرورت نہیں اس لئے کہ اسلام کو دو غیر مادی ہتھیار ایسے اللہ تعالےٰ نے دئے ہیں کہ اُن کا مقابلہ مادی طاقت نہیں کر سکتی۔ ایک دلائل کا ہتھیار، ایک آسمانی نشانوں کا ہتھیار، جماعتِ احمدیہ کے بانی کے ذریعہ دنیا نے ہزاروں نشان دیکھے ہیں اور ہزاروں نشانوں کی پیشگوئی کی گئی ہے جو ابھی پورے نہیں ہوئے۔ جو نشان پیشگوئی کے مطابق پورے ہو چکے ہیں اگر ان کے متعلق بات کی جائے تو آپ کہتے ہیں کہ بات ہو چکی تو ہمیں پیشگوئی بتائی گئی ہے اگر وہ نشان آپ کے سامنے رکھے جائیں جو ابھی پورے نہیں ہوئے آئندہ پورے ہونے والے ہیں تو آپ سمجھیں گے اور کہیں گے کہ شاید ہم پاگل ہو گئے ہیں جو ایسی باتیں کرتے ہیں، کیونکہ جو باتیں مستقبل کے متعلق بتائی گئی ہیں وہ انسانی عقل کی رُو سے بالکل انہونی ہیں۔

ایک مثال

مَیں اپنے بھائیوں کے سامنے رکھتا ہوں۔ بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے یہ پیشگوئی کی ہے کہ روس میں جس نے یہ اعلان کیا ہے کہ ہم زمین سے خدا کا نام اور آسمان سے خدا کا وجود مٹا دیں گے، ایک عظیم روحانی انقلاب پیدا ہوگا اور روس میں بسنے والوں کی اکثریت اپنے پیدا کرنے والے کی طرف لوٹے گی اور اسلام کی صداقت کی قائل ہو جائے گی اور دُنیا کے محسنِ اعظم محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے پیار کرنے لگے گی، آج آپ یہی سمجھیں گے کہ مَیں پاگلوں والی باتیں کر رہا ہوں کیونکہ یہ بات بظاہر ناممکن ہے، لیکن میرا دل اسے سچا سمجھتا ہے اس لئے مجبور ہے کہ ایسی ہی اور بھی ناممکن باتیں ہمیں بتائی گئی تھیں جو اپنے وقت پر پوری ہو گئیں ہمیں ۱۹۰۲ء میں جبکہ زارِ روس کی حکومت اتنی زبردست طاقت تھی کہ شاید دنیا میں سب سے بڑی طاقت سمجھی جاتی تھی بتایا گیا تھا کہ زارِ روس کی حکومت دنیا سے مٹا دی جائے گی اور اس کے تیرہ سال بعد ہی وہ واقعہ رونما ہو گیا۔ ہمیں بتایا گیا تھا کہ کمیونزم کی پیدائش ہو گی اور وہ دُنیا میں بڑا اثر و رسوخ حاصل کرے گی اور اس وقت بتایا گیا تھا جب کمیونزم کو ذرا بھی طاقت اور اقتدار حاصل نہ تھا اور ہمیں بتایا گیا کہ

پانچ زبردست تباہیاں

انسان پر آنے والی ہیں، اور جیسا بتایا گیا تھا اور جو جو علامتیں بتائی گئی تھیں ان کے مطابق دو تباہیاں پہلی جنگِ عظیم اور دوسری جنگِ عظیم کی شکل میں نمودار ہو چکی ہیں اور ہمیں بتایا گیا تھا (اور اس وقت بتایا گیا تھا جبکہ ایٹم کے ہتھیار کا تصوّر بھی انسان کے دماغ میں نہ تھا، یعنی ۱۹۰۰ء کے آخر میں) کہ تیسری ہلاکت کے وقت جو غالباً تیسری جنگِ عظیم کی شکل میں نمودار ہو گی کئی علاقے ایسے ہوں گے جہاں سے زندگی ختم ہو جائے گی، اب نہ پہلی جنگِ عظیم میں کسی علاقے سے زندگی ختم ہوئی اور نہ دوسری جنگِ عظیم میں۔ لیکن آج ہم سمجھ سکتے ہیں کہ تیسری جنگ میں ایسا ہونا ممکن ہے، نہ انسان باقی رہے گا اس جگہ نہ حیوان باقی رہے گا نہ پرندے اور نہ insects باقی رہیں گے۔ اور یہ کہا گیا ہے اس کے بعد روس کی قوم اسلام قبول کرے گی۔ پس یہ پیشگوئی آپ کے نزدیک ناممکن ہے، مگر ہم اسے ممکن سمجھتے ہیں کیونکہ بہت سی ناممکن باتیں ممکن ہوتی ہم نے دیکھی ہیں اگر ہماری زندگی میں تیسری جنگ شروع ہو گئی اور ایٹم کا استعمال ہوا تو آپ میں سے جو زندہ رہیں گے وہ گواہ ہوں گے اس بات پر کہ مَیں نے ایک زبردست پیشگوئی آپ کے سامنے بیان کی تھی۔ اب یہ آپ کا کام ہے کہ

ان باتوں سے فائدہ اٹھائیں

یا نہ فائدہ اٹھا کر اپنے آپ کو نقصان پہنچائیں، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بات کی توفیق دے کہ ہم اُسے ناراض نہ کریں بلکہ اُس کی محبّت کو حاصل کرنے والے ہوں۔

واقفین وقفِ عارضی کے متعلق

ضروری گذارش

رپورٹیں مل رہی ہیں کہ بعض جماعتوں میں بعض مخلص احباب واقفین وقفِ عارضی کو اپنے گھروں سے کھانا کھلانے کے لئے اصرار فرماتے ہیں۔ یہ امر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہدایت اور منشاء کے خلاف ہے۔ مخلصین جماعت سے امید کی جاتی ہے کہ وہ اپنے آقا کی منشاء کو مدِنظر رکھیں گے اور عرصۂ وقف میں کسی واقف دوست کو اپنے ہاں سے کھانا کھانے کے لئے مجبور نہیں فرمائیں گے۔ جَزَاھُمُ اللہُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ۔

ابو العطاء جالندھری

نائب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ۔ پاکستان

انسپکٹر انصار اللہ کا دَورہ

مکرم ملک محمد بشیر صاحب انسپکٹر مجلس انصار اللہ اضلاع راولپنڈی۔ ہزارہ۔ کیمبلپور مردان۔ پشاور۔ کوہاٹ کی مجالس کا دَورہ شروع کر رہے ہیں۔ زعماء اصحاب سے درخواست ہے کہ وہ مکرم ملک صاحب سے تعاون فرمادیں۔ جَزَاکُمُ اللہُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

حضرت خانصاحب میاں محمد یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکرِ خیر

(۲)

سلسلہ کے لئے دیکھیں الفضل مورخہ ۱۲؍اگست ۱۹۶۷ء

حضرت میاں محمد یوسف صاحب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ میں ابھی بچہ ہی تھا کہ جہلم میں بہت زور سے طاعون پھیلی اور محلوں کے محلے خالی ہو گئے۔ کئی گھر ویران ہو گئے ایک بہت عزیز غیر احمدی دوست بھی طاعون سے بیمار ہو گیا اور اسے سات گلٹیاں نکلیں۔ میں بچپن کی وجہ سے اس دوست کے پاس جاتا اور گھنٹوں اس کی تیمارداری میں مصروف رہتا۔ ان دنوں پلیگ ڈیوٹی پر گورنمنٹ نے ڈاکٹروں کا ایک بڑا عملہ لگایا ہوا تھا۔ ڈاکٹر صاحبان جب مجھے اس مریض کے پاس دیکھتے تو سخت ناراض ہوتے اور کہتے کہ ہم تمہارے والد کو شکایت کر دیں گے مگر میں انہیں کہہ دیا کرتا تھا کہ میں احمدی ہوں اللہ تعالیٰ مجھے اس موذی مرض سے بچائے رکھے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے معجزانہ رنگ میں مجھے اور میرے خاندان کو اس موذی مرض سے بچائے رکھا اور میرے دوست کو بھی خارق عادت طور پر شفا بخشی۔

آپ نے ۱۹۰۶ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیا اور بندوبست میں امیدوار قانونگو مقرر ہوتے۔ مگر جلد ہی اس محکمہ سے بیزار ہو کر لائلپور زراعتی کالج میں ملازمت اختیار کر لی۔ فرماتے تھے کہ کالج میں ان کا ہندو افسر باوجود آپکی حسن کارکردگی کے آپ کو ناجائز تنگ کرتا میں نمازوں میں روتا اور سجدوں میں دعائیں کرتا کہ خداوند تو عزیز و حکیم ہے میرے واسطے غلبے اور حکمت کا اظہار فرما اور گھر میں آتا تو والدین کی نظروں سے اوجھل ایک جگہ بیٹھ کر رو دیتا یہ اس لئے کہ انہیں تکلیف نہ ہو اور وہ ایسی حالت میں بھی تھے کہ میری مدد کرتے میں نے تنگ آکر انٹرنیشنل کارسپانڈنس سکول لنڈن کا (International Cornospondondonce School London) کا ایک کمرشل کورس شروع کر دیا اسی اثناء میں آپ کو سول سیکرٹریٹ شملہ میں ملازمت مل گئی اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس متعصب ہندو سے چھٹکارا دلایا۔ لائلپور میں رہائش کے دوران آپ جماعت احمدیہ کے جنرل سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیتے رہے اور حضرت میر ناصر نواب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی انجمن احباب کے سرگرم ممبر بھی رہے ۱۹۱۹ء میں آپ نے لائلپور میں وصیت کی۔ آپ نے وہاں جماعت میں نمازوں کی باجماعت ادائیگی کے لئے ایک خاص مہم شروع کی۔ اسی زمانہ میں آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں تجویز ارسال کی کہ ہر ضلع کی جماعتوں میں یکجہتی اور بیداری پیدا کرنے کے لئے دورہ کیا جاوے جسے حضور نے منظور فرماتے ہوئے پسند کیا۔ آپ نے لائلپور میں منکرین خلافت کے بطلان میں ایک رسالہ بنام "کاشف حقیقت" لکھا اور اسے ہزاروں کی تعداد میں شائع کر کے غیر مبائعین میں تقسیم کیا پھر جماعتی روح پیدا کرنے کے لئے آپ نے انتظام کیا کہ باری باری دوست ایک احمدی کے گھر ہفتہ میں ایک بار جمع ہوا کریں جس سے سلسلہ کے کاموں کو سرانجام دینے میں کافی مدد ملی۔

مئی ۱۹۲۱ء میں حضرت میاں صاحب نے سول سیکرٹریٹ میں اسسٹنٹ کا چارج لیا اور جلد ہی اپنی محنت اور دیانتداری کے سبب سپرنٹنڈنٹ کے عہدہ پر فائز ہو گئے اور گورنمنٹ نے آپ کو خانصاحب کا خطاب دیا۔ اس زمانہ میں میڈیکل ڈیپارٹمنٹ میں ہر طرف غیر مسلم چھائے ہوئے تھے خصوصیت سے میو ہسپتال لاہور اور کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج میں مسلمان ڈاکٹروں کی بہت قلت تھی۔ آپ ہی کے زمانہ میں گورنمنٹ نے فیصلہ کیا کہ میڈیکل سروسز میں جب تک مسلمانوں کا تناسب پورا نہ ہو اس وقت تک انہیں ۶۶ فی صدی مواقع دئے جائیں آپ نے اس سلسلہ میں پوری کوشش کی اور بہت حد تک آپ کو اس میں کامیابی بھی حاصل ہوئی چنانچہ میو ہسپتال اور میڈیکل کالج میں کافی مسلمان نظر آنے لگے مسلمان ڈاکٹر تو آپ کی عزت کرتے ہی تھے ہندو ڈاکٹر بھی آپ کی دیانت اور امانت کے باعث آپ سے بہت حسن عقیدت رکھتے تھے اور اپنے چھوٹے چھوٹے کاموں کے لئے بھی آپ کی طرف رجوع کرتے تھے۔ ایک طویل عرصہ آپ نے مزنگ میں قیام کیا جہاں آپ نے اپنا مکان بنایا مزنگ میں جماعت کی تنظیم اور نمازوں کی پابندی پر آپ اکثر زور دیا کرتے تھے بہت عرصہ تک نمازیں آپ ہی کے گھر میں ہوتی رہیں ان دنوں مزنگ میں ہمارے ایک بزرگ صحابی حضرت مولوی محمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ رہتے تھے یہ بزرگ حضرت مسیح موعودؑ کے قدیم صحابہ میں سے تھے اور بہت کم گو مگر اعلیٰ درجہ کے مفسر قرآن تھے حضرت میاں صاحب مولوی محمد صاحب کے بڑے لڑکے خانصاحب عبدالعزیز کا ایک واقعہ ہمیشہ سنایا کرتے تھے خانصاحب عبدالعزیز گو ایک مخلص احمدی لڑکے تھے مگر خود دہریہ خیالات رکھتے تھے ان کی شادی مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی لڑکی سے ہوئی تھی ایک دفعہ انہوں نے ایک شادی کے موقعہ پر بتایا کہ وہ کیوں دہریہ ہوئے انہوں نے کہا کہ ایک دفعہ وہ بٹالہ جا رہے تھے کہ امرتسر میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جو ان کے خسر تھے آئے اور کہا کہ میرے پاس ایک چیز ہے وہ بہت سنبھال کر لے جانا خانصاحب عبدالعزیز نے کہا کہ بہت اچھا اس پر انہوں نے ایک مل کا تھان دیا جو خانصاحب نے اپنے سامان میں رکھ لیا مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے کہا کہ دیکھو اسے سنبھال کر سامان کے اندر رکھ لینا کیونکہ اگر ایسا نہ کرو گے تو بٹالہ چنگی دینی پڑے گی خانصاحب عبدالعزیز نے اپنے دل میں کہا کہ کوئی خدا موجود نہیں کیونکہ اگر کوئی خدا ہوتا تو یہ اتنے مانے ہوئے مولوی مجھے معمولی سی بات پر بے ایمانی کی تعلیم نہ دیتے۔

حضرت میاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تبلیغ کا بہت شوق تھا اپنے ننھیال کو تبلیغی خطوط باقاعدگی سے لکھتے رہتے تھے اور کئی مواقع پر زبانی بھی تبلیغ حقہ کرتے۔ ایک دفعہ یوم تبلیغ کے موقع پر کچھ ٹریکٹ لیکر سر سکندر حیات خاں صاحب مرحوم کے ہاں پہنچ گئے وہ ان دنوں ریزرو بنک آف انڈیا کے ڈپٹی گورنر تھے فرماتے کہ انہوں نے مجھے اندر بلایا میاں سر فضل حسین مرحوم بھی وہاں موجود تھے۔ دیر تک ان سے تبادلہ خیالات ہوتا رہا آخر میں دونوں کہنے لگے کہ آپ لوگوں میں یہ بہت خوبی ہے کہ آپ بہت صبر و سکون کے ساتھ تبلیغ کرتے ہیں اور ایسا کرنے میں تھکتے نہیں۔

جب آپ ۱۹۴۴ء میں ایک سال ایکسٹنشن (EXTENSION) لے کر ۵۶ سال کی عمر میں ریٹائر ہوئے تو گورنمنٹ نے آپ کو پھر ملازمت دے دی اور راولپنڈی کا سول سپلائز افسر مقرر کر دیا ریٹائرمنٹ پر آپ کو جس قدر رقم پراویڈنٹ فنڈ اور ڈیفنس سیونگ فنڈ میں جمع شدہ ملیں آپ نے اسی وقت ۱/۱۰ حصہ اس آمد کا بھی چندہ میں دے دیا حالانکہ اس وقت کوٹھی بنانے کے باعث آپ پر ہزاروں کی رقم کا قرضہ تھا آپ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے میری اس ناچیز پیشکش کو اس طرح قبول فرمایا کہ مجھے گورنمنٹ کی طرف سے سیونگ سرٹیفکیٹ جمع کرنے کے لئے ایجنٹ مقرر کر دیا گیا اس سلسلہ میں آپ نے قریباً ایک لاکھ روپے کے سیونگ سرٹیفکیٹ فروخت کئے اور جو رقم گورنمنٹ نے آپ کو بطور کمیشن دی وہ اس چندہ سے کئی گنا زیادہ تھی جو آپ نے ریٹائرمنٹ پر دیا کوئی کمی باقی نہ رہی تو گورنمنٹ نے آئندہ کے لئے یہ حکم نافذ کر دیا کہ سول سپلائی کے افسران کو سیونگ سرٹیفکیٹ فروخت کرنے کی اجازت نہیں فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے فضل کا مورد بنانا تھا اور میرے چندہ کو کئی گنا کر کے مجھے لوٹانا تھا ورنہ ایسا حکم گورنمنٹ پہلے بھی دے سکتی تھی۔

(باقی)

پہلی سالانہ ترقی خانۂ خدا کے لئے

جن مخلصین نے پہلی سالانہ ترقی ملنے پر تعمیر مساجد ممالک بیرون کے صدقہ جاریہ میں حصہ لیا ہے۔ ان کی ایک تازہ فہرست درج ذیل ہے۔ جَزَاھُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ۔ دیگر ملازمین بھی اپنے آقا حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد مبارک پر اپنی سالانہ ترقی خانۂ خدا کے لئے ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

۲۱۔ مکرم صوفی رمضان علی صاحب کارکن دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ ... — ۱۱
۲۲۔ " محمد عالم صاحب لوکو شیڈ کنڈیم ... — ۱۵
۲۳۔ " رشید جاوید صاحب باداسی باغ لاہور ... — ۵
۲۴۔ " لطف الرحمٰن صاحب شاکر فضل عمر ہسپتال ربوہ ... — ۱۵
۲۵۔ " حبیب الرحمٰن صاحب ابن صوفی خدا بخش صاحب ذیروی ربوہ ... — ۵
۲۶۔ مس امۃ الحفیظ شاکر ہیڈ مسٹرس گورنمنٹ گرلز سکول چک ۹۹ شمالی سرگودھا ... — ۱۸

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

ایثار

بیشک مجالس کا ایک حصہ نیادت ایثار کی طرف توجہ دے رہا ہے مگر ابھی تک ایک حصہ ایسا باقی ہے جن کی مساعی کو اس سلسلہ میں تسلی بخش قرار نہیں دیا جا سکتا حالانکہ "ایثار" سلسلہ کی ترقی کے لئے ایک بنیادی اینٹ کی حیثیت رکھتا ہے اور وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ کے تحت اس نوعیت کی ہزاروں شقیں ہیں اور ایک کھلی آنکھ ان سے مستفیض ہونے کے لئے ہر لحظہ اور ہر آن گھات لگائے رکھتی ہے تا خدمت کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے پائے۔ وَمَا تَوْفِیْقُنَا اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

(نائب قائد ایثار)

خیبر میڈیکل کالج پشاور یونیورسٹی میں داخلہ

اوپن سیٹ کے لئے درخواست ۲۰ اگست تک اور ریزرو سیٹس کے لئے ۲۰ اگست تک مجوزہ فارم اور پراسپکٹس کالج کے دفتر سے مقامی طور پر ۱/۵۰ ادا کر کے بذریعہ ڈاک ۲/- ۔

تھرڈ ڈویژن لینے والے درخواست نہ دیں (پ۔ٹ ۹-۸-۶۷)

(ناظر تعلیم)

تلاش گمشدہ

خاکسار کا چھوٹا بھائی لطف الرحمٰن عمر پندرہ سال رنگ گندمی نقش موٹے ناک لمبی قد تقریباً چار فٹ بال بھورے۔ پاؤں میں ہوائی چپل۔ سفید پاجامہ اور سفید قمیض پہنے ہوئے ہے۔ اس کے ہمراہ ایک اور لڑکا عبدالسمیع ولد مولوی عنایت اللہ خاں خلیل رنگ گورا۔ جسم چوڑا بھی ہے۔ دونوں گھر سے ناراض ہو کر مورخہ ۳/۸/۶۷ بروز جمعرات ربوہ سے غائب ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ملے یا وہ خود پڑھے تو بے فکر ہو کر گھر چلا آئے۔ اُن کو کچھ نہیں کہا جائیگا۔ والدہ سخت پریشان ہے۔ گھر پہنچانے والے کا شکریہ ادا کیا جاوے گا مولا کریم جزا دے گا۔

پتہ:۔ حبیب الرحمان کارکن دفتر آبادی ربوہ

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

درخواستہائے دعا

۱۔ بندہ پر محکمہ کی طرف سے ایک کیس ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس پریشانی سے نجات بخشے آمین۔ (ایم اے خان کراچی)

۲۔ میرے خالو کافی عرصہ سے سخت بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کو صحت کاملہ عاجلہ بخشے۔ آمین ثم آمین۔

(محمد عظیم ڈسکہ)

دعائے نعم البدل

مکرم عبدالرحمٰن صاحب کارکن دفتر تعلیم ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے یکم اگست ۱۹۶۷ء کو لڑکا عطا فرمایا تھا جو ۴ر اگست جمعۃ المبارک صبح ساڑھے چھ بجے کے قریب وفات پا گیا ہے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

احباب جماعت کی خدمت میں نعم البدل کی درخواست دعا ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ والدین کو اس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق دے۔

(خاکسار محمد افضل بٹ کلرک دفتر صدر صدر انجمن احمدیہ)

ٹیلیویژن

اور

بیرونی ممالک میں رہنے والے احباب

پاکستان میں ٹیلیویژن کی مقبولیت کی بدولت بیرونی ممالک سے پاکستان آتے ہوئے تمام لوگ ٹیلیویژن ساتھ لے کر آ رہے ہیں۔

مناسب معلومات نہ ہونے کی وجہ سے اکثر لوگ ایسے سیٹ لے آتے ہیں جو پاکستان میں کام نہیں کرتے۔ جو صحیح قسم کے ٹیلیویژن سیٹ لاتے ہیں ان کی قیمت بہت زیادہ ادا کرنی پڑتی ہے۔ اسلئے اب پاکستان آنے سے قبل ہم سے ضرور رابطہ قائم کریں۔ ہم براہ راست انگلینڈ اور جرمنی کی فیکٹریوں سے ٹیلیویژن سیٹوں کی SNIPHENT کا بندوبست EXPORT PRICES پر کرتے ہیں۔

Farooqs

THE TELEVISIDN SPECIALISTS

3/E گلبرگ مارکیٹ۔ لاہور۔ پاکستان۔ فون نمبر 80848

گورنمنٹ کالج — سرگودھا

نوٹس داخلہ

سال اوّل کے داخلے مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق شروع ہو رہے ہیں درخواست داخلہ بمع کیریکٹر اور پروویژنل سرٹیفکیٹ اور پاسپورٹ سائز کی تین تصویریں ۲۸ر اگست تک کالج کے دفتر میں پہنچ جانی چاہئیں۔

پروگرام انٹرویو

۱۔ پری میڈیکل گروپ	۲ر ستمبر اور ۴ر ستمبر
۲۔ پری انجینئرنگ گروپ	۵ اور ۶ر ستمبر
۳۔ آرٹس	۷ تا ۱۱ ستمبر

فارم داخلہ کالج کے دفتر سے مل سکتے ہیں

رانا سلیمان فاروق
پرنسپل گورنمنٹ کالج سرگودھا

الیکٹرک ویلڈنگ

نیز سائیکلوں کی تسلی بخش مرمت کے لئے مشتاق الیکٹرک ویلڈنگ اینڈ سائیکل ورکس اندرون غلہ منڈی ربوہ میں تشریف لائیں

پبلک کی سہولت کے لئے

غلہ منڈی ربوہ میں گیس ویلڈنگ کا بہترین کام کیا جاتا ہے

عبداللہ سائیکل ورکس غلہ منڈی ربوہ

وصایا

ضروری نوٹس: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے (۳) وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری وصایا صاحبان وصایا کی بابت کر نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز - ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۸۸۱

بشیر الدین احمد شاہد ولد ڈاکٹر شمس الدین دہلوی قوم شیخ پیشہ ڈاکٹری عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن لائل پور شہر ڈاک خانہ خاص ضلع لائل پور مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶/۱۲/۲۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:-

موجودہ وقت میں میری کوئی جائداد نہیں میری آمد غیر معین بصورت دکان ہے جو کہ تقریباً یک صد روپیہ ماہوار ہے میں تا زندگی اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔

نیز اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد مجھے ملے یا میں پیدا کروں تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور بوقت وفات جو میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اور میری یہ وصیت آج مورخہ ۶۶/۱۲/۲۴ سے ہی منظور فرمائی جاوے۔ (شرط اول -/۱۰ روپیہ)

العبد: ڈاکٹر بشیر الدین احمد صدر بازار غلام محمد آباد لائل پور

گواہ شد: عبد القیوم پریذیڈنٹ حلقہ غلام محمد آباد۔

گواہ شد: فضل دین بنگوی وصیت نمبر ۳۰۲۵

سیکرٹری وصایا غلام محمد آباد۔ لائل پور۔

مسل نمبر ۱۸۸۸۲

شریف بیگم زوجہ صدیق احمد قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر قریباً چالیس سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن غلام محمد آباد ڈاک خانہ خاص ضلع لائل پور مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶/۱۱/۲۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

اس وقت میری جائداد حق مہر صرف مبلغ پانچ صد روپیہ ہے جو کہ میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ اس کے علاوہ موجودہ وقت میں میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے لہٰذا میں اس کے ۱/۱۰ حصے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز اگر کبھی بھی کوئی اور جائداد مجھے ملے یا کوئی آمدنی کی صورت پیدا ہو تو میں اس کی بھی اطلاع صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو دیتی رہوں گی۔ اور اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔

نیز بوقت وفات اگر اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصے کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ نیز میری وصیت آج مورخہ ۲۵ نومبر ۱۹۶۶ء سے ہی منظور فرمائی جاوے۔ حصہ جائداد انشاء اللہ میں قسط وار ادا کر دوں گی۔ (شرط اول -/۱ روپیہ)

الامتہ: شریف بیگم زوجہ صدیق احمد غلام محمد آباد مستری محلہ متصل جامع مسجد قریشیاں مکان نمبر ۶/۱۹۶ لائل پور

گواہ شد: صدیق احمد وصیت نمبر ۱۶۰۸۳ خاوند موصیہ

گواہ شد: صوفی عبد الغفور وصیت نمبر ۱۲۳۸۵۔

غلام محمد آباد - لائل پور۔

مسل نمبر ۱۸۸۸۳

بشریٰ بیگم زوجہ شیخ بشیر احمد قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن لائل پور ڈاک خانہ خاص ضلع لائل پور مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶/۱۲/۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:

۱۔ حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ جو بذمہ خاوند ہے

۲۔ نقد چار ہزار روپیہ۔

تفصیل زیورات

طلائی چوڑیاں ۱۲ عدد وزنی ۳۰ تولے

طلائی ہار ایک عدد وزنی ۱۰ تولے

طلائی انگوٹھیاں ۸ عدد وزنی ۱۰ تولے
طلائی کانٹے دو جوڑے وزنی

مجموعہ وزن ۵۰ تولے

کل قیمت زیورات ۶۰۰۰ روپے + نقد + حق مہر گیارہ ہزار روپے

اس کے علاوہ میری کوئی جائداد غیر منقولہ نہیں ہے میں اپنی اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ اگر میں اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں گی یا ورثہ میں کہیں سے ملے گی تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی اور اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ (شرط اول -/۱۰ روپے)

الامتہ: بشریٰ بیگم

گواہ شد: شیخ بشیر احمد ولد شیخ مراد بخش مرحوم خاوند موصیہ

گواہ شد: الطاف سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ لائل پور

مسل نمبر ۱۸۸۸۴

ناصر احمد ولد میاں برکت علی قوم کشمیری پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن وزیر آباد ڈاک خانہ خاص ضلع گوجرانوالہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶/۱۲/۸ کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:-

(۱) ایک گھڑی قیمتی مبلغ یکصد روپیہ صرف

(۲) نقد مبلغ -/۱۵۰ روپے۔

اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں اپنی اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

(۳) نیز مجھے مبلغ دس روپے والد صاحب سے بطور جیب خرچ ماہوار ملتے ہیں میں اپنی ماہوار آمد کے جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ بعد میں جو بھی میری ماہوار آمد ہوگی، اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔ (شرط اول -/۵ روپے)

العبد: ناصر احمد سکنہ وزیر آباد

گواہ شد: غلام احمد امیر جماعت احمدیہ وزیر آباد

گواہ شد: میاں اکبر علی موصی ۱۰۴۰۶

مسل نمبر ۱۸۸۸۵

امۃ المجید بنت عبد السلام قوم راجپوت پیشہ حصول تعلیم عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۶۶/۱۲/۱۲ کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

۱۔ بالیاں طلائی وزنی ایک تولہ مالیتی ۱۰۲-۰۰

۲۔ انگوٹھی طلائی وزنی ۲ رتی ساڑھے مالیتی ۲۷-۱۰

۳۔ ایک عدد گھڑی ۱۷۰-۰۰

کل میزان ۲۹۹-۱۰

اس کے علاوہ اور کوئی جائداد نہیں۔ میں اپنی جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اور اگر اس کے علاوہ کوئی جائداد یا آمد میں اپنی زندگی میں پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو دیتی رہوں گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی آج سے ہی میری یہ وصیت منظور کی جائے شرط اول -/۲ روپے۔

الامتہ: امۃ المجید بی اے سال دوم

گواہ شد: عبد السلام والد امۃ المجید عقب فضل عمر ہسپتال ربوہ

گواہ شد: محمد دین سیکرٹری وصایا دار الصدر شرقی ربوہ

مسل نمبر ۱۸۸۸۶

مسرت اکبر علی بنت میاں اکبر علی صاحب قوم کشمیری پیشہ طالب علم تاریخ بیعت پیدائشی ساکن وزیر آباد ڈاک خانہ خاص ضلع گوجرانوالہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶/۱۲/۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے کیونکہ میرے والد صاحب بفضل خدا حیات ہیں البتہ میرے پاس ۱/۲ ۳ تولے کے طلائی زیورات ہیں جن کی اندازاً قیمت چار صد روپے ہے میں اس مذکورہ جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز اس کے بعد اگر کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

نیز مجھے مبلغ دس روپے والد صاحب محترم سے بطور جیب خرچ ملتے ہیں اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ میں ہر ماہ ادا کرتی رہوں گی میری وصیت آج سے نافذ فرمائی جاوے۔ شرط اول -/۵ روپے۔

الامتہ: مسرت اکبر علی وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ سکینڈ ایئر

گواہ شد: غلام احمد امیر جماعت احمدیہ وزیر آباد

گواہ شد: اکبر علی وزیر آباد۔ ضلع گوجرانوالہ۔

مسل نمبر ۱۸۸۸۷

خورشید بی بی زوجہ محمد اسلم قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن محمد آباد اسٹیٹ ڈاک خانہ خاص ضلع تھرپارکر مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۶۶/۱۲/۲۳ کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے اس جائداد کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں، میرا حق مہر مبلغ آٹھ صد روپے ہے جو بذمہ خاوند ہے۔ میرا زیور حسب ذیل ہے۔

طلائی گلوبند وزنی ۳ تولہ

طلائی کا نٹے وزنی سوا تولہ

طلائی ٹکہ وزنی ایک تولہ۔

کل وزن سوا پانچ تولے مالیتی ۶۵۷ روپے۔

میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ (شرط اول -/۱ روپیہ)

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جاوے۔

الامتہ: خورشید بی بی زوجہ محمد اسلم محمد آباد اسٹیٹ ریلوے سٹیشن ٹالہی ضلع تھرپارکر

گواہ شد: محمد حسین سیکرٹری مال محمد آباد اسٹیٹ ٹالہی

گواہ شد: محمد اسلم خاوند موصیہ محمد آباد اسٹیٹ

چندہ مساجد اور احمدی مستورات!

(حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

الحمدللہ! ہفتہ زیر رپورٹ یعنی یکم تا ۱۰ اگست میں چندہ مساجد کی مد میں احمدی بہنوں کی طرف سے ایک ہزار تین سو دس روپے کے وعدہ جات موصول ہوئے ہیں اور ایک ہزار نو سو چھیاسی روپے کی نقد وصولی ہوئی ہے گویا ۱۰ اگست تک وعدہ جات کی مقدار چار لاکھ چوالیس ہزار دوسو چھپن روپے اور کل وصولی تین لاکھ ستاسی ہزار بارہ روپے ہوئی۔

اب جبکہ ایک نئی مسجد مکمل بھی ہو چکی ہے اور اس پر خرچ کی گئی رقم میں سے ایک لاکھ تیرہ ہزار روپے ہم نے ادا کرنے ہیں۔ تو ہمیں چاہیئے کہ جلد از جلد اس رقم کو جمع کر کے اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہوں اور وہی دن ہمارے لئے حقیقی خوشی کا موجب بھی ہوگا جس دن ہم اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہو جائیں گے۔ جب تک ہمارے ذمہ رقم باقی ہے اور کسی وعدہ کنندہ کے ذمہ اس کے چندہ کا بقایا ہے مسجد کا تعمیر ہو جانا اس کے لئے باعث مسرت نہیں ہو سکتا۔

پس تمام عہدہ داران لجنات اور تمام احمدی مستورات کو میں توجہ دلاتی ہوں کہ وہ اپنا بھی جائزہ لیں اور دوسروں کا بھی جائزہ لیں اور دیکھیں کہ کوئی ایک احمدی عورت بھی سارے پاکستان کے طول و عرض بلکہ ساری دنیا میں ایسی نہ رہ جائے جس نے مسجد کی تعمیر میں حصہ نہ لیا ہو۔ اگر کسی تک یہ تحریک نہیں پہنچی تو اس تک تحریک پہنچانا اور اس کو نیکی پر آمادہ کرنا آپ کو بڑا ثواب دے گا، آپ کی نیکی کا بھی اور آپ کی تحریک پر جو بہن اس میں چندہ دے گی اس کا بھی۔

ایک لاکھ تیرہ ہزار کی رقم معمولی نہیں اس کا جمع کرنا ایک خاص کوشش چاہتا ہے پس لگ جائیں اس کام میں اس عزم اور ارادہ کے ساتھ کہ چین سے نہیں بیٹھنا جب تک یہ قرضہ ادا نہیں ہو جاتا۔

اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی نصرت آپ کے شامل ہو اور وہ سب بہنیں جن کو ابھی تک اس مقدس تحریک میں شمولیت کی توفیق نہیں ملی وہ بھی اس میں شامل ہوں خواہ وہ کسی شہر میں رہتی ہوں یا گاؤں میں وہاں لجنہ کی تنظیم ہو یا نہیں۔

جہاں لجنات قائم نہیں وہاں کے صدر صاحبان اور مربیان سے میری درخواست ہے کہ وہ میرے اس پیغام کو احمدی مستورات تک پہنچا دیں اور ان سے چندہ وصول کر کے بھجوائیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ مساجد کی تعمیر میں جن کا بنانا غلبۂ اسلام کے لئے بہت ضروری ہے ہمارا نمایاں حصہ ہو جن کی تعمیر کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کا نام اور اس کی عظمت پھیلے۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔

خاکسار مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

پاکستان کو خوشحال بنانے کے لئے زبردست جدوجہد کی ضرورت ہے (گورنر کی تقریر)

لاہور ۱۷ اگست۔ مغربی پاکستان کے گورنر مسٹر محمد موسیٰ نے کہا ہے کہ پاکستان کو خوشحال بنانے کے لئے زبردست جدوجہد کی ضرورت ہے انہوں نے کہا کہ پاکستان کا قیام ہماری منزل مقصود کا پہلا مرحلہ تھا۔ یہ ہمارے نصب العین کے حصول کا ذریعہ تھا۔ کیونکہ جدوجہد کا مقصد یہ تھا کہ ہم ایک ایسی فلاحی مملکت قائم کریں۔ جہاں ہم اپنی مخصوص روایات، تہذیب و تمدن اور ثقافت کو فروغ دے کر پُرمسرت اور خوشحال زندگی بسر کر سکیں۔ پاکستان کے استحکام اور سربلندی کے لئے اس وقت ہمیں سب سے زیادہ قومی یکجہتی، باہمی اتحاد اور نظم و ضبط کی ضرورت ہے۔ حب الوطنی اور فرض شناسی کا یہی تقاضا ہے کہ ہم سب اپنے باہمی اختلافات مٹا کر متحد ہو جائیں تاکہ ہم ہر قسم کے حالات کا ڈٹ کر مقابلہ کر سکیں، انہوں نے ان خیالات کا اظہار اپنی ماہانہ نشری تقریر میں کیا۔

اناج کے سمگلروں کے لئے کوڑوں کی سزا

لاہور ۱۷ اگست مغربی پاکستان کابینہ نے فیصلہ کیا ہے کہ اناج کے سمگلروں کو کوڑے مارنے کی سزا دی جائے گی مروجہ قانون کے تحت قید و بند کی سزا اس کے علاوہ ہوگی اس کے تحت ہر اس شخص کے خلاف کارروائی کی جا سکے گی۔ جو اشیائے خوراک ملک سے باہر سمگل کرتا ہے یا کنٹرول ایریا سے اناج ملک کے کسی دوسرے علاقہ میں سمگل کرتا ہے۔ کابینہ نے طے کیا ہے کہ سمگلروں کے خلاف مقدمات کی سماعت کے لئے صوبہ میں سپیشل مجسٹریٹ مقرر کئے جائیں گے۔ جن کی آسامیوں کی منظوری دے دی گئی ہے۔

صوبائی کابینہ کا اجلاس گورنر مسٹر موسیٰ کی صدارت منعقد ہوا جس میں انتظامیہ اور دیگر مسائل پر غور کیا گیا کابینہ نے صوبہ میں خوراک اور نظم و نسق کی صورت حال کا جائزہ لیا اور اجلاس تین گھنٹے تک جاری رہا۔

پاکستان عالم اسلام کے اتحاد کا زبردست حامی ہے۔

بیروت ۱۷ اگست وزیر خارجہ سید شریف الدین پیرزادہ نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان اسرائیلی جارحیت کو ختم کرنے کے لئے عرب ممالک کو ہر قسم کی امداد دینے کو تیار ہے انہوں نے کہا کہ موجودہ صورتحال پر قابو پانے اور اسرائیل سے مقبوضہ علاقے خالی کرانے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ تمام مسلمان ممالک متحد ہو جائیں۔ وہ بغداد کے جنوب میں کربلا کے مقام پر ایک دعوت میں تقریر کر رہے تھے۔

سید شریف الدین پیرزادہ نے کہا کہ اسرائیل کے بارے میں پاکستان کا رویہ واضح ہے پاکستان نے کبھی اسرائیل کو تسلیم نہیں کیا اور ہمیشہ عربوں کا ساتھ دیتا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم عربوں کو اپنے وسائل کے اندر ہر ممکن امداد دینے کو تیار ہیں وزیر خارجہ نے کہا کہ بنیادی بات اتحاد کی ہے۔ اگر مسلمان ملک متحد ہو جائیں تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ اپنے مقاصد حاصل نہ کریں۔ اور انہیں جو دشواریاں درپیش ہیں ان پر قابو نہ پالیں۔

خاص درخواستِ دعا

(محترم مولانا ابوالعطاءؒ صاحب)

کلکتہ سے تار بھی موصول ہوا ہے اور عزیزہ نصیرہ طاہرہ بنت مولانا محمد سلیم صاحب فاضل سابق مبلغ بلاد عربیہ کا خط بھی ملا ہے برادرم محترم مولوی محمد سلیم صاحب پہلے کافی عرصہ عرق النساء سے بیمار رہے ہیں اور بہت لاغر ہو گئے ہیں اب ان کی کمر میں پھوڑے کا اپریشن ضروری قرار دیا گیا ہے اور بہت جلد اپریشن ہو رہا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ مولوی صاحب موصوف کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار ابوالعطاء جالندھری)

گمشدہ گھڑی

مورخہ ۱۵ اگست کو دس بجے دن کے بعد ایک لیڈی واچ جو کہ ایک سبز رنگ کے رومال میں بندھی ہوئی تھی گولبازار ربوہ میں خورشید یونانی دواخانہ اور محمود جیولرز کی دکانوں کے قریب گر گئی ہے۔ جس دوست کو یہ گھڑی ملی ہو خاکسار کو پہنچا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

رائے شمشیر خاں جوئیہ
(کلرک دفتر اصلاح و ارشاد مقامی۔ ربوہ)

سری نگر میں پولیس اور مظاہرین میں جھڑپ

نئی دہلی ۱۷ اگست۔ سری نگر میں ہزاروں مشتعل مظاہرین اور پولیس میں ایک گھنٹہ سے بھی زیادہ عرصہ تک لڑائی ہوئی ابتدائی اطلاعات کے مطابق سو افراد زخمی ہوئے جن میں انسپکٹر جنرل پولیس بھی شامل ہیں پولیس نے ہجوم پر بار بار لاٹھی چارج کیا اور آنسو گیس پھینکی لیکن اس کے باوجود پتھراؤ جاری رہا اور بہت سی سرکاری گاڑیوں کو آگ لگا دی گئی۔ جھگڑے کا آغاز اس وقت ہوا جب مظاہرین میں سے کچھ نے خود کو گرفتاری کے لئے پیش کیا اور پولیس نے ان سے ہاتھا پائی شروع کر دی۔ پولیس کے ناروا رویہ سے اشتعال پھیل گیا اور ہجوم نے پولیس والوں پر پتھراؤ شروع کر دیا جس سے پولیس کے ۳۹ افراد زخمی ہوئے ان میں انسپکٹر جنرل پولیس بھی شامل ہیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴